اَلْحَمْدُ لَكَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

ایمان وکفر کا بیان

مُرتّبہ

محمد شعیب قادری

مُصدّقہ

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین صاحب مدظلہ عالی

مفتی دار العلوم امجدیہ

کراچی

زیرِ اہتمام — محمد سکندر قادری

این پی ۱۵/۱۲ آدم منزل نزد سبز مسجد صرافہ بازار کراچی ۲

فہرست

انتساب

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علٰی رسولہ الکریم ط

اما بعد ! فقیر اس تالیف "ایمان وکفر کا بیان" کو پیرِ طریقت ولی نعمت حضرت قبلہ حافظ وقاری محمد مصلح الدّین صدیقی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات والاصفات سے منسوب کرتا ہے۔ جن کے روحانی فیوض کی برکت سے اس کتاب کو مرتب کر سکا ہے۔

میں قبلہ مفتی محمد وقار الدین صاحب (مفتی دار العلوم امجدیہ) کا بے حد ممنون ہوں کہ عدیم الفرصتی کے باوجود اس پوری کتاب کا مطالعہ فرمایا اور اس کی تصحیح فرمائی۔

اللہ تعالیٰ اس سعی کو اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے قبول فرمائے۔ اور لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

غلام مصلح الدّین

محمد شعیب قادری غفرلہٗ

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیمط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم،

آجکل معاشرہ کی حالت دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ علم دین سے بے رغبتی اور دوری نے مسلمان کو مذہب سے ایسا بیگانہ کر دیا ہے کہ اسکا دل خوفِ خدا سے خالی اور زبان ایسی بے لگام ہو گئی ہے کہ جو منہ میں آتا ہے بکتا ہے یہ نہیں جانتا کہ اسکا انجام کیا ہوگا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو زبان قابو میں رکھنے اور بے ہودہ گوئی سے روکنے کا سختی سے حکم دیا ہے ترمذی شریف میں ہے کہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا ہم جو زبان سے بولتے ہیں اسپر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں کو چہرے کے بل جہنم میں انکی زبانوں کے کاٹے ہی نے دھکیل دیا ہے اور ترمذی و ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انسانوں کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی دو چیزیں ہیں منہ اور شرمگاہ ترمذی و امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ نجات کیا ہے ارشاد فرمایا کہ اپنی زبان پر قابو رکھ۔ مسلم شریف میں ابو ھُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ بندہ ایسا کلمہ بول دیتا ہے جسکی وجہ سے جہنم کے اتنے گہرے طبقے میں گر جاتا ہے جسکی گہرائی مشرق و مغرب کے فاصلے سے زیادہ ہے۔ ترمذی شریف میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابنِ آدم جب صبح کرتا ہے تو تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزانہ کہتے ہیں کہ تو خُدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی

رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم سب ٹیڑھے ہو جائینگے
ان احادیث مبارکہ کو دیکھ کر فقہاء کرام نے اپنے فتاوؤں میں سیکڑوں ایسے الفاظ
بیان فرمائے جنکو بولنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ ان عربی فتاوؤں سے اردو میں
بھی فتاویٰ رضویہ شریف و بہار شریعت وغیرہ میں نقل فرمایا لیکن یہ دوسرے احکام
کے ساتھ جلدوں میں چھپے تھے ضرورت اس کی تھی کہ ایسے الفاظ کو علیحدہ آسان
الفاظ میں شائع کر دیا جائے تاکہ عام مسلمان پڑھکر اپنی زبانوں پر کنٹرول کریں
اور اپنے ایمانوں کی حفاظت کرکے عذابِ الٰہی سے بچیں۔

مُحِبِ اہلِ سُنّت محمد شعیب قادری سلمہٗ نے یہ رسالہ مسمیٰ بہ "ایمان
وکفر کا بیان" تالیف کرکے مجھے دکھایا اس میں جو بیان کیا ہے وہ فتاوؤں سے
ماخوذ ہے اور صحیح ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزاءِ خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کو پڑھکر عمل کرنے
اور زبانوں کو لغو گوئی سے روکنے کی توفیق عطا فرمائے کہ نجات اسی میں ہے۔

واللہ تعالیٰ الھادی وھو المستعان وعلیہ التکلان۔

فقیر محمد وقار الدّین غفرلہٗ

مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی

بروز جمعۃ المبارک

۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۶ سنہ ھ

بمطابق ۲۹ نومبر ۱۹۸۵ سنہء

بسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ط

مقدمہ

ایمان اسے کہتے ہیں کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جو ضروریات دین ہیں۔ اور کسی ایک ضرورت دینی کے انکار کو کفر کہتے ہیں اگرچہ باقی ضروریات کی تصدیق کرتا ہو۔ ضروریاتِ دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر خاص وعام جانتے ہوں جیسے اللہ عزوجل کی وحدانیت انبیاء کی نبوّت جنّت ونار حشرو نشر وغیرہا مثلاً یہ اعتقاد کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم خاتم النبیین ہیں حضور کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوسکتا عوام سے مراد وہ مسلمان ہیں جو طبقہ علماء میں نہ شریک کئے جاتے ہوں مگر علماء کی صحبت سے شرف یاب ہوں اور مسائلِ علمیہ سے ذوق رکھتے ہوں نہ وہ کہ کوردہ اور جنگل اور پہاڑوں کے رہنے والے ہوں جو کلمہ بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے کہ ایسے لوگوں کا ضروریاتِ دین سے ناواقف ہونا اس ضروری کو غیر ضروری نہ کردے گا البتہ ان کے مسلمان ہونے کے لیئے یہ بات ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کے منکر نہ ہوں اور یہ اعتقاد رکھتے ہوں اسلام میں جو کچھ ہے حق ہے ان سب پر اجمالاً ایمان لائے ہوں۔

اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے اعمال بدن تو اصلاً جزو ایمان نہیں رہا اقرار اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر تصدیق کے بعد اس کو اظہار کا موقع نہ ملا تو عند اللہ مومن ہے اگر موقع ملا اور اس سے مطالبہ کیا گیا اور اقرار نہ کیا تو کافر ہے اور اگر مطالبہ نہ

کیا گیا تو احکامِ دنیا میں اگرچہ کافر سمجھا جائے گا اس لیئے کہ اسکے مسلمان ہونے کا علم ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے نہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں گے مگر عند اللہ مومن ہے اگر کوئی امر خلاف اسلام ظاہر نہ کیا ہو۔

مسلمان ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ زبان سے کسی ایسی چیز کا انکار نہ کرے جو ضروریات دین سے ہے اگرچہ باقی باتوں کا اقرار کرتا ہو اگرچہ وہ یہ کہے کہ صرف زبان سے انکار ہے دل میں انکار نہیں کہ بلا اکراہ شرعی مسلمان کلمۂ کفر صادر نہیں کر سکتا وہی شخص ایسی بات منہ پر لائے گا جس کے دل میں اتنی ہی وقعت ہے کہ جب چاہا انکار کر دیا اور ایمان تو ایسی تصدیق ہے جس کے خلاف کی اصلاً گنجائش نہیں۔

اگر معاذ اللہ کلمۂ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے مار ڈالنے یا اس کے عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے اور اسکا غالب گمان ہو کہ دھمکی دینے والا ایسا کر دے گا تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو جو پیشتر تھا مگر افضل جب بھی یہی ہے کہ قتل ہو جائے اور کلمۂ کفر نہ کہے۔

عمل جوارح داخلِ ایمان نہیں البتہ بعض اعمال جو قطعاً منافی ایمان ہوں ان کے مرتکب کو کافر کہا جائے گا۔ جیسے بُت یا چاند سورج وغیرہ کسی ایسی چیز کو سجدہ کرنا جسکی کوئی پُوجا کرتا ہو اور قتلِ نبی

یا نبی کی توہین یا مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سُنّت کو ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں یوہیں بعض اعمال کفر کی علامات ہیں جیسے زنار باندھنا سر پر ہندؤوں کی طرح چوٹیاں رکھنا قشقہ لگانا ایسے افعال کے مرتکب کو فقہائے کرام کافر کہتے ہیں تو جب ان اعمال سے کفر لازم آتا ہے تو ان کے مرتکب کو از سرِ نو اسلام لانے اور اسکے بعد اپنی عورت سے تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ جس چیز کی حلّت نصِ قطعی سے ثابت ہو اس کو حرام کہنا اور جس کی حُرمت یقینی ہو اُسے حلال بتانا کفر ہے جبکہ یہ حکم ضروریاتِ دین سے ہو یا منکر اس حکم قطعی سے آگاہ ہو۔

عقائدِ متعلقہ ذات وصفاتِ الٰہی جلّ جلالہٗ

عقیدہ ۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں نہ احکام میں نہ اسما میں۔ واجب الوجود ہے یعنی اس کا وجود ضروری ہے عدم محال۔ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے۔ ازلی کے بھی یہی معنی ہیں یعنی ہمیشہ رہے گا اور اسی کو ابدی بھی کہتے ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت و پرستش کی جائے۔

عقیدہ ۔ ذات وصفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

عقیدہ ۔ جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حادث ہونے میں شک کرے کافر ہے۔

عقیدہ ۔ وہ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس

میں عیب ونقصان ہے پاک ہے یعنی عیب ونقصان کا اس میں ہونا محال ہے بلکہ جس بات میں نہ کمال ہو نہ نقصان وہ بھی اس کے لیے محال مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہ عیوب اس پر قطعاً محال ہیں اور یہ کہنا کہ جھوٹ پر قدرت ہے بایں معنی کہ وہ خود جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے اور یہ سمجھنا کہ محالات پر قادر نہ ہوگا، تو قدرت ناقص ہوجائے گی باطل محض ہے کہ اس میں قدرت کا کیا نقصان نقصان تو اس محال کا ہے کہ تعلق قدرت کی اس میں صلاحیت نہیں۔

عقیدہ ۔ حیات، قدرت سننا، دیکھنا، کلام، علم، ارادہ اس کے صفاتِ ذاتیہ ہیں مگر کان آنکھ زبان سے اس کا سننا دیکھنا کلام کرنا نہیں کہ یہ سب اجسام ہیں اور اجسام سے وہ پاک ہر پست سے پست آواز کو سنتا ہے ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو وہ دیکھتا ہے کہ بلکہ اس کا دیکھنا اور سننا انہی چیزوں پر منحصر نہیں ہر موجود کو دیکھتا ہے اور ہر موجود کو سنتا ہے۔

عقیدہ ۔ مثل دیگر صفات کے کلام بھی قدیم ہے حادث ومخلوق نہیں جو قرآن عظیم کو مخلوق مانے ہمارے امام اعظم ودیگر ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے کافر کہا بلکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کی تکفیر ثابت ہے۔

عقیدہ ۔ اس کا علم ہر شے کو محیط یعنی جزئیات کلیات موجودات معدومات ممکنات محالات سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا اشیاء بدلتی ہیں اور اس کا علم نہیں بدلتا دلوں

کے خطروں اور وسوسوں پر اس کو خبر ہے اور اسکے علم کی کوئی انتہا نہیں.

عقیدہ - وہ غیب و شہادت سب کو جانتا ہے. علم ذاتی اس کا خاصہ ہے. جو شخص علم ذاتی غیب خواہ شہادت کا غیر خدا کے لیے ثابت کرے کافر ہے علم ذاتی کے یہ معنی کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو-

عقیدہ - وہی ہر شے کا خالق ہے ذوات ہوں خواہ افعال یا صفات سب اسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں -

عقیدہ - حقیقتہً روزی پہنچانے والا وہی ہے ملائکہ وغیرہم وسائل و وسائط ہیں-

عقیدہ - ہر بھلائی برائی اس نے اپنے علم ازلی کے موافق مقدر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا زید کے ذمہ برائی لکھی اس لیئے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لیئے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس اُمّت کا مجوس بتایا-

مسئلہ - قضاو قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے ان میں زیادہ غور و فکر کرنا سبب ہلاکت ہے صدّیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ماو شما کس گنتی میں اتنا سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا بلکہ اس کو ایک نوع اختیار دیا ہے کہ ایک

کام چاہے کرے چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع ونقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے ہیں جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہتیا ہو جاتے ہیں اور اُسی بنا پر اس پر مواخذہ ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

مسئلہ - بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مشیت الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اُسے منجانب اللہ کہے اور جو برائی سرزد ہو اس کو شامتِ نفس تصور کرے۔

عقیدہ - اللہ تعالیٰ جہت ومکان وزمان وحرکت وسکون وشکل وصورت وجمیع صفات حوادث سے پاک ہے۔

مسئلہ - آیات متشابہات میں اہل سُنّت حفظہم اللہ تعالیٰ کے دو مسلک ہیں، اوّل :- تفویض کہ ہم ان کے معنی کچھ نہیں جانتے اللہ ورسول جانتے ہیں جلّ وعلا وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو معنی مراد الٰہی ہیں ہم اس پر ایمان لائے اٰمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولو الالباب ۔ یہی مسلک سلف ہے اور یہی صحیح ومعتمد اس تقدیر پر تو نہ احاطہ ذاتی کہا جائے نہ صفاتی کہا جائے معنی سے کچھ بحث ہی نہ کی جائے حضرت ام المومنین اُمّ سلمہٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے الرحمٰن علی العرش استویٰ کے معنی دریافت کئے گئے، فرمایا الاستویٰ معلوم والکیف مجہول والایمان بہ واجب و السوال عنہ بدعۃ استواء معلوم ہے اور کیف مجہول اور اس پر ایمان فرض اور اس کی تفتیش بدعت یہی جواب سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔ یہی مسلک ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسائر ائمہ سلف کا ہے۔

ہاں، ہم ایمان لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسم و جہت و مکان سے پاک و منزہ ہے کسی مکان میں نہیں ہو سکتا، کسی جگہ نہیں ہو سکتا کسی طرف نہیں ہو سکتا، جگہ اور طرف سب اسی کے بنائے ہوئے ہیں اور حادث ہیں اور وہ قدیم ازلی ازل میں کسی جگہ کسی طرف نہ تھا کہ جگہ اور طرف تھے ہی نہیں تو اب بھی کسی جگہ اور طرف میں نہیں جیسا جب تھا ویسا ہی اب ہے۔ جگہ اور طرف کو بنا کر بدل نہ گیا جگہ اور طرف بدلیں گے اور وہ بدلنے سے پاک ہے۔ دوم :۔ تاویل کہ ایسی آیات کو حسبِ محاورہ معنی جائز پر حمل کریں جس سے نہ چین لینے والی طبیعتوں کو تسکین ہو اور ایمان سلامت رہے یہ مسلک خلف کا ہے، اس طور پر احاطہ صفاتی مراد لیں گے، علم و قدرت الٰہی ہر شے کو محیط ہونے کے بھی یہ معنی نہیں کہ اس کے علم و قدرت ہر جگہ متمکن ہیں کہ جگہ یا طرف میں ہونا جسم و جسامت کی شان ہے اور وہ اور اسکے صفات ان سے متعالی بلکہ احاطہ علم کے معنی یہ ہیں کہ ہر شے واجب یا ممکن یا ممتنع معدوم یا موجود حادث یا قدیم اسے معلوم ہے احاطہ قدرت کے معنی یہ ہیں کہ ہر ممکن پر اسے قدرت ہے۔

عقائد متعلقہ نبوّت

مسلمان کیلئے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیئے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجبِ کفر ہے اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔

عقیدہ - نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں -

عقیدہ - انبیاء سب بشر اور مرد تھے نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت -

عقیدہ - سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی ان سے اس کا حفظ نہ ہو سکا کلام الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا لہٰذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیگے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ - اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے -

عقیدہ - چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہٰذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزّوجل نے اپنے ذمّہ رکھی فرماتا ہے - اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ط بے شک ہم نے قرآن اتارا اور بے شک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں - لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام دُنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعًا کافر ہے کہ اُس نے اس آیت

کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی۔

عقیدہ - نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بد دینی ہے عصمتِ انبیاء کے یہ معنی ہیں ان کے لئے حفظِ الٰہی کا وعدہ ہولیا جس کے سبب ان سے صدورِ گناہ شرعاً محال ہے۔ بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ عزوجل انھیں محفوظ رکھتا ہے ان سے گناہ ہوتا نہیں اگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ - اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہٰذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لئے محال ہے کہ اس کی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ط یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور اُن آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں۔

نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ اُلوہیت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کی شایانِ شان ہے اور منافی اُلوہیت ہے اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کے لیے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے گی کہ اللہ عزوجل کے لئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر، ذراتِ عالم متناہی ہیں اور اس

کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی وعطائی کا فرق بیان کرنے پر بھی مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہوجائے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہوجائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے انبیاء علیہم السلام غیب کی خبر دینے کے لیئے آتے ہی ہیں کہ جنت و نار و حشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل وحواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیاء کو بھی علمِ غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔

عقیدہ ۔ انبیاء کرام تمام مخلوق یہاں تک کہ رُسل ملائکہ سے افضل ہیں ولی کتنا ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

عقیدہ ۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اُسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دُنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔ تصدیق وعدہ الٰہیہ کے لیئے ایک آن کو اُن پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہوگئے انکی حیات حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہٰذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا اس کی بی بی بعد عدت نکاح کرسکتی ہے۔ بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں۔

عقیدہ ۔ انبیاء کی کوئی تعداد مُعین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد مُعین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہٰذا یہ اعتقاد چاہیئے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

عقیدہ - تمام انبیاء اللہ عزوجل کے حضور عظیم وجاہت وعزت والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑے چمار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمۂ کفر ہے۔

عقیدہ - انبیاء علیہم السلام کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان وجن بلکہ ملائکہ و حیوانات جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے یوہیں ہر مخلوق پر حضور کی فرماں برداری ضروری ہے۔

عقیدہ - حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان ورکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے اس کی اہمیت کا پتہ اس حدیث شریف سے چلتا ہے کہ غزوۂ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہٗ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سرکاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک آفتاب غروب ہوگیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے فرمایا تو ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا۔ مولیٰ علی نے نماز عصر ادا کی پھر آفتاب ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلاۃ وسطیٰ نماز عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کردی کہ عبادتیں بھی حضور ہی کے صدقہ میں ملیں دوسری حدیث شریف اس کی تائید میں یہ ہے کہ غارِ ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سرِ اقدس رکھ دیا اور آرام فرمایا اس غار میں ایک سانپ مشتاقِ زیارت رہتا تھا اس نے اپنا سر صدّیق اکبر کے پاؤں پر ملا انھوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدّیق اکبر کے آنسو چہرۂ انور پر گرے چشمِ مبارک کھلی عرضِ حال کیا حضور نے لعابِ دہن لگا دیا فوراً آرام ہوگیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ۱۲ برس بعد اس سے شہادت ہوئی ؎

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں　　　اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔

عقیدہ - حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اُس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمالِ خشوع و خضوع و انکسار با ادب سُنے اور نام پاک سُنتے ہی درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

اور حضور سے محبّت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نامِ پاک لکھے تو اُس کے بعد صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم لکھے بعض لوگ براہِ اختصار صلعم یا ؐ لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبّت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجر و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبّت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعوٰی میں جھوٹا ہے کیا تم کو نہیں معلوم کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبّت میں اپنے سب عزیزوں قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ و رسُول سے بھی محبت

ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت، ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتی چاہے جنّت کی راہ چل یا جہنّم کو جا۔ نیز علامتِ محبّت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو الفاظ استعمال کئے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی ایسا لفظ جس میں کم تعظیمی کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نامِ پاک کے ساتھ نِدا نہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَا رَسُولَ اللّٰہِ، یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلاۃ و سلام عرض کرے۔ بہت قریب نہ جائے نہ اِدھر اُدھر دیکھے اور خبردار، خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبّت کی یہ نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور اُن کی پیروی کرے۔

عقیدہ۔ حضور کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو بہ نظرِ حقارت دیکھے کافر ہے۔

عقیدہ۔ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم اللہ عزّوجل کے نائب مطلق ہیں تمام جہاں حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہاں میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہاں ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انھیں اپنا مالک نہ جانے حلاوتِ سُنّت سے محروم ہے تمام زمین ان کی مِلک ہے تمام جنّت ان کی جاگیر ہے۔ ملکوت السمٰوات والارض حضور کے زیرِ فرمان جنّت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم

ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے احکامِ تشریعیہ حضور کے قبضے میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔

عقیدہ ۔ سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصبِ اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور کے اُمتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا اللہ عزوجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنی ہر جگہ حضور تشریف فرما ہیں ؎

کالشمس فی وسط السماء و نورھا
یغشے البلاد مشارقًا و مغاربًا

مگر کور باطن کا کیا علاج ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

عقیدہ ۔ منصب شفاعت حضور کو دیا جا چکا حضور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ اور ان کا رب فرماتا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔ مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی شفاعت اور کس کا نام ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِیْبِكَ الْکَرِیْمِ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔

عقیدہ - حضور کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی محبت ہی کا نام ہے جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ضروریہ

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوتِ قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان میں لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ عزوجل ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردودِ بارگاہ ہوگا پھر ان کے یہ افعال جن کو زلّت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزارہا حکم و مصالح پر مبنی ہزارہا فوائد و برکات کے مثمر ہوتے ہیں ایک لغزشِ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کو دیکھیے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اترتے دنیا آباد نہ ہوتی نہ کتابیں اُترتیں نہ رسول آتے نہ جہاد ہوتے لاکھوں کروڑوں مثوبات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزشِ آدم کا نتیجہ مبارکہ و ثمرۂ طیبہ ہے بالجملہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی لغزش من و تو کس شمار میں ہیں، صدیقین کی حسنات سے افضل و اعلیٰ ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْن.

ملٰئکہ کا بیان

فرشتے اجسام نوری ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ

جو شکل چاہیں بن جائیں کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

عقیدہ - وہ وہی کرتے ہیں جو حکم الٰہی ہے خُدا کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً نہ خطاءً وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں ہر قسم کے صغائر و کبائر سے پاک ہیں۔

عقیدہ - کسی فرشتہ کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کفر ہے جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا مبغوض کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملک الموت یا عزرائیل آگیا یہ قریب بکلمۂ کفر ہے۔

عقیدہ - فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

جن کا بیان

یہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں ان میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں ان کی عمریں بہت طویل ہوتی ہے ان کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام والے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے۔ کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں۔

عقیدہ - ان میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی مگر ان کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں۔ ان میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی ہیں سُنی بھی ہیں بدمذہب بھی اور ان میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔

عقیدہ ۔ ان کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے ۔

عالم برزخ اور معاد وحشر کا بیان

دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں ۔ مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام انس وجن کو حسب مراتب اس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس دنیا سے بڑا ہے دُنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دُنیا کو ، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف ۔

عقیدہ ۔ یہ خیال کہ وہ رُوح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تناسخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطل اور اس کا ماننا کفر ہے ۔

عقیدہ ۔ موت کے معنی رُوح کا جسم سے جُدا ہوجانا ہے نہ یہ کہ روح مرجاتی ہو جو رُوح کو فنا مانے بدمذہب ہے

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام و علمائے دین و شہدا و حافظانِ قرآن کہ قرآن مجید پر عمل کرتے ہوں اور وہ جو منصب محبت پر فائز ہیں اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ عزوجل کی معصیت نہ کی اور وہ کہ اپنے اوقات درود شریف میں مستغرق رکھتے ہیں ان کے **بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی** ۔

حدیث شریف :۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے انبیاء کا بدن کھانا زمین پر اللہ کے نبی زندہ ہیں

روزی دیئے جاتے ہیں دوسری حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انبیاء اپنے مزارات طیبہ میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں یہ خبیث کلمہ کہے کہ "مر کے مٹی میں مل گئے" گمراہ بد دین خبیث مرتکب توہین ہے۔

عقیدہ ۔ قیامت بے شک قائم ہوگی اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ ۔ حشر صرف روح کا نہیں بلکہ روح و جسم دونوں کا ہے جو کہے یہ کہ صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے۔

عقیدہ ۔ حساب حق ہے اعمال کا حساب ہونے والا ہے۔

عقیدہ ۔ حساب کا منکر کافر ہے۔

عقیدہ ۔ جنت و دوزخ حق ہیں ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

عقیدہ ۔ جنت و دوزخ کو بنے ہوئے ہزارہا سال ہوئے اور وہ اب موجود ہیں یہ نہیں کہ اس وقت مخلوق نہ ہوئیں قیامت کے دن بنائی جائیں گی۔

مرتد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَ هُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہینگے۔

حدیث پاک - امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔

مسئلہ - کفر و شرک سے بدتر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی ارتداد کہ یہ کفر اصلی سے بھی باعتبار احکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے احکام سے معلوم ہوگا۔ مسلمان کو چاہیئے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطان ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی طاعت و اعمال پر بھروسہ نہ چاہیئے ہر وقت خدا پر اعتماد کرے اور اسی سے بقائے ایمان کی دعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اُسی کی توفیق سے ہے جس کے دست قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

مرتد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین

سے ہو۔ یعنی زبان سے کلمۂ کفر بکے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو یونہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہوجاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا وغیرہ۔

مسئلہ۔ جو بطور تمسخر اور ٹھٹے کے کفر کریگا وہ بھی مرتد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ میں ایسا اعتقاد نہیں رکھتا۔ (درمختار)

مسئلہ۔ کسی کلام میں چند معنے بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائیگی ہاں اگر معلوم ہو کہ قائل نے معنی کفر کا ارادہ کیا مثلاً وہ خود کہتا ہے کہ میری مراد یہی ہے تو کلام کا محتمل ہونا نفع نہ دیگا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ کلمہ کے کفر ہونے سے قائل کا کافر ہونا ضروری نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ) آجکل بعض لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو اُسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یہود ونصاریٰ میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن عظیم میں انھیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علمانے فرمایا تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنالیا ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا یہ بھی غلط ہے قرآن عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اسلام پر مریگا۔ خاتمہ کا حال تو خدا جانے مگر شریعت نے کافر ومسلم میں امتیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کروگے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفّار کے احکام مسلمانوں

سے بالکل جُدا ہیں مثلاً اُن کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا اُن کے لیے استغفار نہ کرنا اُن کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا اُن کو اپنی لڑکیاں نہ دینا اُن پر جہاد کرنا اُن سے جزیہ لینا اس سے انکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ۔ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عقائد ہونگے جو قرآن وحدیث وغیرہما سے علمائے نے انھیں بتائے یا عوام کے لیے کوئی شریعت جُداگانہ ہے جب ایسا نہیں تو پھر عالم دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو علماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صُحبت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی اُن سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پہلو تہی اور اعراض کے کیا معنی۔

مسئلہ۔ کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کفر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جبکہ اس امر سے اظہار نفرت کرے کہ سُننے والوں کو بھی معلوم ہو جائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پچ کی تو اب کافر ہوگیا کہ کفر کی تائید کرتا ہے۔

مسئلہ۔ کفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اُسے بُرا کیوں جانتا۔

مسئلہ۔ مُرتد ہونے کی چند شرطیں ہیں۔ عقل[۱]، ناسمجھ بچہ اور پاگل سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔ ہوش[۲]، اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔ اختیار[۳]، مجبوری اور اکراہ کی صورت میں حکم کفر نہیں۔ مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عضو کٹنے یا ضرب شدید کا صحیح اندیشہ ہو اس صورت میں صرف زبان سے کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینان

ایمانی ہو اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ۔

مسئلہ ۔ جو شخص معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو مستحب ہے کہ حاکم اسلام اس پر اسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اور اگر مہلت مانگے تو تین دن قید میں رکھے اور ہر روز اسلام کی تلقین کرے یوہیں اگر اس نے مہلت نہ مانگی مگر امید ہے کہ اسلام قبول کرلے گا جب بھی تین دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ قتل کر دیا جائے بغیر اسلام پیش کئے اسے قتل کر ڈالنا مکروہ ہے (درمختار) مُرتد کو قید کرنا اور اسلام نہ قبول کرنے پر قتل کر ڈالنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تعرض نہ کیا گیا تو ملک میں طرح طرح کے فساد ہونگے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جسکی وجہ سے امن عامہ میں خلل پڑیگا لہٰذا ایسے شخص کو ختم کر دینا ہی مقتضائے حکمت تھا۔ اب چونکہ حکومتِ اسلام برصغیر میں باقی نہیں کوئی روک تھام کرنیوالا باقی نہ رہا۔ ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے رہتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لیئے قرآن وحدیث میں ارشاد ہوئی۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً قیامت سے پہلے اندھیری راتوں کے ٹکڑوں کے مثل بہت سے فتنے ہونگے۔ اس میں آدمی صبح کو مومن رہے گا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو مومن رہے گا اور صبح کو کافر۔ اُن فتنوں کے درمیان بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا۔ لہٰذا تم لوگ ان فتنوں کے وقت اپنی کمانوں کو توڑ

ڈالنا اور اپنی کمانوں کی تانتوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں سے کچل دینا اور اگر کوئی تم کو قتل کرنے کے لیئے تمھارے گھر میں داخل ہوجائے تو تم آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں میں سے جو بہتر تھا اس کے مثل ہوجانا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۶۳) اگر مسلمان اس پر عمل کریں تمام فتنوں سے نجات پائیں دنیا و آخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑ دیں۔ سلام و کلام ترک کر دیں ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ان کے ساتھ کھانا پینا اُن کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلقات اُن سے قطع کر دیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں واللہ الموافق۔

عقیدہ ۔ شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات اگرچہ کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً شرک نہیں و لہٰذا شرع مطہر نے اہلِ کتاب کفار کے احکام مشرکین کے احکام سے جدا فرمائے کتابی کا ذبیحہ حلال مشرک کا مردار کتابیہ سے نکاح ہوسکتا ہے مشرکہ سے نہیں ہوسکتا۔ امام شافعی کے نزدیک کتابی سے جزیہ لیا جائے گا مشرک سے نہ لیا جائے گا اور کبھی شرک بول کر مطلق کفر مراد لیا جاتا ہے یہ جو قرآن عظیم میں فرمایا کہ شرک نہ بخشا جائے گا وہ اسی معنی پر ہے یعنی اصلاً کسی کفر کی مغفرت نہ ہوگی باقی سب گناہ اللہ عزوجل کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔

جو کسی کافر کے لیئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے۔

عقیدہ۔ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریاتِ دین سے ہے اگرچہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تا وقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیلِ شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے خاتمہ پر روزِ قیامت فیصلہ ہوگا اور دُنیا میں ظاہر پر مدارِ حکمِ شرع ہے اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر مثلاً یہودی یا نصرانی یا بُت پرست مرگیا تو یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کفر پر مرا مگر ہم کو اللہ و رسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر ہی جانیں اس کی زندگی اور موت کے بعد تمام وہی معاملات اُس کے ساتھ کریں جو کافر کے لیئے ہیں۔

مسئلہ۔ کسی دینِ باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یا نصرانی ہوگیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری و نفرت ظاہر کرے اور دینِ اسلام قبول کرے اور اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اقرار نہ کرے جس سے انکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اُس کے اسلام کا حکم نہ دیا جائیگا کہ کلمۂ شہادت کا اُس نے بظاہر انکار نہ کیا تھا۔ مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سوئر کی حرمت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لیئے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس امر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جبتک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔ (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ۔ عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مُرتد ہو جائے تو قتل نہ کریں گے

بلکہ قید کرینگے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہوجائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنیوالا کہ اسکی توبہ مقبول نہیں توبہ قبول کرنیسے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔

مسئلہ۔ مرتد اگر اپنے ارتداد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہ توبہ کے ہے اگرچہ گواہان عادل سے اس کا ارتداد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائیگا کہ ارتداد تو کیا مگر اب توبہ کرلی لہٰذا قتل نہ کیا جائیگا اور ارتداد کے باقی احکام جاری ہونگے مثلاً اس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی جو کچھ اعمال کئے تھے سب اکارت ہوجائیں گے حج کی استطاعت رکھتا ہے تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کرچکا تھا بیکار ہوگیا۔ (درمختار بحر الرائق) اگر اس قول سے انکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں سے اس امر کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانہ حال کے مرتدین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوت کا دعوٰی کرتا ہے اور خاتم النبیین کے غلط معنی بیان کرکے اپنی نبوت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرت سیدنا مسیح عیسٰی علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا کی شان پاک میں سخت سے سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گڑھتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان رفیع میں کلمات دشنام استعمال کرتے اور تاویل غیر مقبول کرکے اپنے اوپر سے کفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذاب آخرت سے بھی انشاء اللہ رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹا دیتی ہے مگر اس میں وہ اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند تمام عقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ - اگر کفر قطعی ہو تو عورت نکاح سے نکل جائے گی پھر اسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہو سکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کر سکتی ہے اسکا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے ولد الزنا اور اگر کفر قطعی نہ ہو یعنی بعض علماء کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فقہا کے نزدیک کافر ہو اور متکلمین[1] کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم دیا جائیگا۔ (درمختار)

ع[1] لاجرم تاویل صحیح اگرچہ کتنی ہی بعید ہو متکلمین قبول کریں گے یہ ہے کہ محققین محتاطین نے فرمایا کہ ایک بات میں ننانوے پہلو کفر کے ہوں اور ایک اسلام کا تو پہلوئے اسلام کو ترجیح دیں گے۔ تحقیق انیق اقول وباللہ التوفیق یہاں تین چیزیں ہیں کلام، تکلم، متکلم ان میں سے جس کسی میں احتمال محتمل قابل قبول پیدا ہو مانع تکفیر شخص ہوگا اگرچہ کفریت قول ثابت ہو کلام میں احتمال کی صورت تو وہی اوپر گزری اور تکلم میں احتمال یہ ہے کہ جس کی طرف وہ کلام منسوب ہو اس کے ثبوت میں تامل ہو تو کلام اگرچہ یقیناً جزماً کفر ہو اس شخص کو کافر نہ کہیں گے کہ اس کا تکلم ثابت نہیں اور متکلم میں احتمال یہ کہ اس کلام سے اس کی توبہ و رجوع مسموع ہو یہ اگر بہ ثبوتِ قطعی ثابت ہو جب تو ظاہر کہ اس کی تکفیر حرام بلکہ بفتوائے کثیر فقہاء خود کفر اور ایسا ثبوت ہو کہ متردد بحر دے جب بھی قائل کے بارے میں کف لسان درکار اگرچہ قول کفر صریح ناقابل تاویل ہو حدیث کا ارشاد ہے کیف وقد قیل اور اگر نری افواہ بے سروپا یا کن فیکون کے بعد اس کے بعض ہوا خواہوں کا مکابرانہ ادعا ہو تو اس پر

بقیہ صہ نمبر ۳۱ پر

مسئلہ ۔ مرتد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کرسکتا نہ مسلمہ سے نہ کافرہ سے نہ مرتدہ سے نہ حرہ سے نہ کنیز سے۔(عالمگیری)

مسئلہ ۔ مرتد کا ذبیحہ مردار ہے اگرچہ بسم اللہ کرکے ذبح کرے۔

یہاں چند دیگر کلماتِ کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں. بیان کئے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی محافظت کی جائے۔

مسئلہ ۔ جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مومن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر وہ کافر ہے ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں جو شخص ایمان و کفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔(عالمگیری) جو اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے یعنی کہے کہ میں ہرگز مسلمان نہیں ہوں وہ کافر ہے۔

بقیہ حاشیہ صـ۳۰ـہ = التفات نہ ہوگا۔ فائدہ تقسیم تاویل کبھی یوں کی جاتی ہے کہ دلیل سے ہو تو صحیح اور شبہ سے ہو تو فاسد اور بزورِ زبان ہو تو استہزاء. ظاہر ہے کہ تاویل کی جگہ وہیں کہیں گے جہاں صحیح ہو اور یہ کلاماً و فقہاً ہر طرح مقبول فقہاء تاویل فاسد قبول نہیں کرتے مگر متکلمین بوجہ شبہ اسے بھی مانع تکفیر جانتے ہیں اور ثالث حقیقۃً تاویل نہیں کھیل اور تمسخر ہے یہ فقہاء و متکلمین کسی کے نزدیک مقبول نہیں ایسا کفر وہ ہے کہ جو اس پر تکفیر نہ کرے کافر ہے۔

خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھکو کہاں سے ہوگی۔

مسئلہ۔ خُدا کے لیے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خُدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔

مسئلہ۔ عذاب الٰہی کو ہلکا ٹھہرانا کفر ہے۔ یا کہا ہم عذاب ہی بھگت لیں گے۔ کسی سے کہا کہ گناہ نہ کرو ورنہ خُدا تجھے جہنم میں ڈالیگا اس نے کہا میں جہنم سے نہیں ڈرتا یا کہا خُدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا تو خُدا سے نہیں ڈرتا اس نے غصہ میں کہا نہیں یا کہا خُدا کیا کر سکتا اس کے سوا کیا کر سکتا ہے کہ دوزخ میں ڈالدے یا کہا خُدا سے ڈر اس نے کہا خدا کہاں ہے یہ سب کفر کے کلمات ہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ کسی سے کہا انشاء اللہ تم اس کام کو کرو گے اس نے کہا میں بغیر انشاء اللہ کرونگا یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا خُدا نے یہی مقدر کیا تھا ظالم نے کہا میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا اے خُدا فلاں بھی تیرا بندہ ہے اس کو تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے ایسا کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری) ۔حدیث شریف میں ایسے ہی کے لیئے فرمایا **کاد الفقران یکون کفرًا** ۔ محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہوں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا انکو فواحش و بیحیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے۔ مثلاً معاذ اللہ یوسف علیہ السلام کو زنا کی طرف نسبت کرنا۔ معجزات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام

کو غلط بتائے کافر مرتد ہے۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات احیائے موتیٰ کا غلط کہنے والا بھی کافر ہے۔ جو شخص مطلقاً حدیث شریف کا منکر ہے کافر ہے۔

مسئلہ۔ جو شخص حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو انبیاء میں آخری نبی نہ جانے یا حضور کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے آپ کے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے حضور کے ناخن بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور کو کدو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علماء کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور کو پسند تھا تو کافر ہے یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کھانا تناول فرمانے کے بعد تین بار انگشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا یہ ادب کے خلاف ہے یا کسی سُنّت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا عمامہ باندھنا یا شملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سُنّت کی توہین مقصود ہو۔ داڑھی منڈانے کو سُنّت کہنا کلمۂ کفر ہے اور جو کہے داڑھی منڈانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں ایسا کہنا صاف سُنّتِ متواترہ کی توہین اور کلمۂ کفر ہے

مسئلہ۔ جو اپنے کو کہے میں پیغمبر ہوں اور اس کا مطلب یہ بتائے کہ میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ تاویل مسموع نہیں کہ عرف میں یہ لفظ رسول و نبی کے معنی میں ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ پاک میں سب و شتم کرنا تبرا کہنا یا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت یا امامت و خلافت سے انکار کرنا کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) حضرت اُمّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ پاک میں قذف جیسی ناپاک تہمت لگانا

یقیناً کفر ہے۔ صحابہ کرام کو جھوٹا سمجھنے والا گمراہ بددین ہے اور اگر سب صحابہ کو عموماً ایسا سمجھے کافر ہے۔

مسئلہ ۔ دشمن و مبغوض کو دیکھ کر یہ کہنا ملک الموت آگئے یا کہا اسے ویسا ہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو اس میں اگر ملک الموت کو بُرا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں یوہیں جبرئیل یا میکائیل یا کسی فرشتہ کو جو عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

مسئلہ ۔ قرآن مجید کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلاً داڑھی منڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھی منڈے کہتے ہیں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ کلا صاف کرو یہ قرآن مجید کی تحریف و تبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر۔ اسی طرح اکثر باتوں میں قرآن مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا ہے جیسے کسی کو نماز جماعت کے لیئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھونگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی۔

مسئلہ ۔ مزامیر کے ساتھ قرآن پڑھنا کفر ہے۔

مسئلہ ۔ کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس نے جواب دیا نماز پڑھتا ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں یا تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا یا کہا نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لیئے پڑھوں ماں باپ تو مر گئے یا کہا بہت پڑھ لی اب دل گھبرا گیا یا کہا پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔ بے طہارت جان بوجھ کر نماز ادا کرنے کو علماء کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وضو یا

بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔

مسئلہ۔ کوئی شخص صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھ لی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اسلیئے کہ اس سے نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔ کسی نے نماز پڑھنے کے لیے کہا کہ اٹھو نماز پڑھو تو جواب دیا کہ کون اٹھک بیٹھک کرے یا کسی سے کہا نماز کے لیئے چلو تو اُس نے جواب میں کہا نماز پڑھنے والے پر لعنت بھیجتا ہوں ایسا کہنا کفر ہے۔

مسئلہ۔ روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا یہ ہے کہ روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے یا کہتا ہے جب خُدا نے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے۔ کوئی شخص کہے ہندو ہوتے تو بہتر یہ تیس روزے تو نہ رکھنے پڑتے یا کہے اللہ تعالیٰ نے یہ تیس روزے بنائے ہیں پوری قید ہے بھوک پیاس لے کر آتے ہیں بڑا ظلم ہے رمضان بڑے ظالم ہیں۔ لیکن جو ظلم کرتا ہے تھوڑے دن رہتا ہے ایسا کہنا کفر ہے۔

مسئلہ۔ علمِ دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ کہ عالمِ دین ہے کفر ہے یوہیں عالمِ دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور استہزاء دریافت کریں پھر اُسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے۔ (عالمگیری) عالم دین کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے والوں کو یہی بس ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے ایسوں کو کھلا منافق بتایا ارشاد فرماتے ہیں تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا اور عالمِ دین اور بادشاہِ اسلام عادل۔ یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے میں

شرع ورع نہیں جانتا یا عالمِ دین محتاط کا فتویٰ پیش کیا گیا اس نے کہا میں فتویٰ نہیں مانتا یا فتویٰ کو زمین پر پٹک دیا۔ کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملے میں یہ حکم ہے اس نے کہا ہم شریعت پر عمل نہیں کرینگے ہم تو رسم کی پابندی کرینگے۔ ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔ یا ایسا کہنا کہ چولھے میں جائے شریعت کفر ہے۔ کسی نے کہا خُدا اور رسول کے واسطے مجھے معاف کر دو اس کے جواب میں یوں کہنا کہ ہم خُدا و رسول کو نہیں جانتے کفر ہے۔ کسی کو ناجائز کام کرنے کے لیے خُدا کا واسطہ دینا اشدّ حرام ہے۔ یعنی یوں کہنا کہ خُدا کے واسطہ میرا یہ کام کر دو اور وہ کام شریعت کے خلاف ہو۔ اگر اس خلافِ شرع کو خلافِ شرع سمجھتے ہوئے خُدا کا واسطہ دے جب تو معاذ اللہ بہت اشدّ تر الزام ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم ہوگا۔

مسئلہ۔ شراب پیتے وقت یا بیچتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت یا چوری کرتے وقت بسم اللہ کہنا کفر ہے دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دوسرے نے کہا لاحول کا کیا کام یا لاحول کو میں کیا کروں یا لاحول روٹی کی جگہ کام نہ دیگا یوہیں سُبحان اللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے متعلق اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔ کسی نے جھوٹ بولا تو اس سے کہا گیا کہ تم نے جھوٹ کیوں بولا تو اس نے جواب میں کہا آج کل سب لوگ جھوٹ بولتے ہیں میں نے جھوٹ بولا تو کیا بُرا کیا ایسا کہنا کلمۂ کفر ہے۔ اگر کہا خُدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات اس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ کوئی شخص رشوت لیتا ہے۔ اور کہتا یہ ہے کہ یہ رشوت نہیں بلکہ یہ تو میرا حق ہے ایسا کہنا کفر ہے۔

مسئلہ۔ بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار

یا مسلمان مار یہ کفر ہے۔ یوہیں مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا تو نے میرا مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیا وہ لیا اب کیا کریگا اور کیا باقی ہے جو تو نے نہ کیا اس طرح بکنا کفر ہے۔

مسئلہ ۔ مسلمان کو کلمات کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل اور مذاق میں ایسے کرے یوہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا تو کافر ہو جا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے تو عورت کفر کرے یا نہ کرے کہنے والا کافر ہو گیا۔ (خانیہ) کوئی کافر مسلمان ہونے کی خواہش کا اظہار کرے تو سننے والے پر فرض ہے کہ فوراً اُسے کلمہ طیبہ پڑھا دے کہ یہ ایمان مجمل کی تلقین اس کے اسلام کو کافی ہے۔ پھر کسی عالم کے پاس لے جائے کہ وہ مفصل تلقین کرے اور اگر اس نے کلمہ نہ پڑھایا بلکہ کسی عالم کے پاس جانے کو کہا تو یہ خود کافر ہو گیا کہ اتنی دیر اسے کفر پر رکھا اور کفر پر راضی رہا۔

مسئلہ ۔ ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادات غیر اللہ ہے۔ کفار کے میلوں تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جلوس مذہبی شان و شوکت بڑھانا کفر ہے۔ جیسے رام لیلا اور جنم اشٹمی اور رام نومی وغیرہ کے میلوں میں شریک ہونا۔ یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے۔ مشرک کو مہاتما[1] کہنا حرام بلکہ بحکم فقہائے کرام کفر ہے۔

---

[1] مہاتما کے معنی روح اعظم کے ہیں جو کہ خاص لقب حضرت جبریل علیہ السلام کا ہے۔

مشرکین کی جے پکارنا ان کی تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کفر ہے۔

مسلمانوں پر اپنے دین و مذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہیئے۔ کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ اُن سے اختلاط رکھتے ہیں اس میں سراسر مسلمانوں کا نقصان ہے۔ اسلام خُدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں ایمان کا نقصان ہے اس سے دُور بھاگو ورنہ! شیطان گمراہ کردے گا اور یہ دولت تمھارے ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ پھر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

اے اللہ تو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے تو ہر دشواری کو دُور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّد و وآلہٖ واصحابہٖ و اجمعین والحمدُ لِلّٰہِ ربّ العالمین۔

ختم شد

کتابت:۔ سید محمّد رفیق قادری غوثہ۔ ۵۔ جی ۱۹/۷ مصلح الدین اسٹریٹ سعید آباد نمبر ۲
بلدیہ ٹاؤن کراچی نمبر ۵

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کماحقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان شریف

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظفر احمد کی خوش الحان تلاوت قرآن پاک۔
- محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن۔
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیر نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ۔
- تیس کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں۔

منجانب: ضیاء ٹیپ لائبریری
میمن مسجد مصلح الدین گارڈن
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۳۵ - کراچی ۲
فون: ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو - (آن ڈیکوریشن) - میٹھادر - کراچی

اپیل

اہل سنّت والجماعت کی ایک عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم امجدیہ ۱۹۴۸ء سے کراچی میں قائم ہے۔ جس کا مقصد اہل سنّت والجماعت کے عقائد کی حفاظت و اشاعت کرنا اور علمائے اہل سنّت و اولیاء ملت کے معمولات جو زمانۂ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تمام مسلمانوں کے معمولات ہیں ان کی نشر و اشاعت کرنا اس دارالعلوم سے اب تک ہزاروں علماء خطباء قراء، حفاظ، مدرسین تعلیم حاصل کر کے ملک اور بیرون ملک مذہب کا کام کر رہے ہیں۔ اس دارالعلوم میں طلباء کو مفت تعلیم، رہائش، خوراک، علاج اور کتابوں سے اعانت کی جاتی ہے۔ چوبیس قابل اساتذہ اور کارکن دارالعلوم کی خدمت پر مامور ہیں۔ دارالافتاء کا انتظام بھی ہے جس سے اندرون ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے فتاؤں کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

اس سال دس لاکھ روپے کے خرچ کا بجٹ پاس ہوا ہے۔ یہ تمام مصارف اہل سنّت مخیر حضرات کے **عطیات۔ صدقات - زکوٰۃ چرم قربانی، صدقہ فطر** کی امداد سے پورے کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا آپ حضرات زیادہ سے زیادہ اس دارالعلوم کی مالی امداد فرما کر مذہب اہل سنّت کی نشر و اشاعت میں اعانت فرما کر ثواب دارین حاصل کیجیئے۔

محمد وقار الدین غفرلہ
مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی